© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

(جناب الم مظفر نگری)

قیدیٔ زنداں کہ وقفِ گلستاں رہنے دیا
میں وہیں خوش تھا مجھے تم نے جہاں رہنے دیا

ہر نفس تھا زندگی میں اک پیامِ اضطراب
دل نے تسکیں آشنا مجھ کو کہاں رہنے دیا

تھا وہ اک اعجازِ تبلیغِ وفا جس نے مجھے
بیخودیٔ غم میں بھی گرمِ فغاں رہنے دیا

صرف پروانے ہی کو پھونکا نہ سوزِ عشق نے
شمع کو بھی رات بھر آتش بجاں رہنے دیا

ساغرِ گل میں یہ کس نے بادہ خواروں کے لئے
جلوۂ موجِ شرابِ ارغواں رہنے دیا

زینتِ محفل ہے اب بھی شمع و پروانہ کی خاک
وہ بھی خاکِ دل کہ جس کو رائگاں رہنے دیا

خضرِ منزل تھا کہ میں جس نے بہ ہنگامِ رحیل
نامکمل انتظامِ کارواں رہنے دیا

دل کی بربادی کا اب کیا غم وفائے عشق نے
اس کے ہر ذرے پہ نقشِ جاوداں رہنے دیا

مصلحت تھی عشق کی فطرت میں گرمیٔ فغاں
شعلۂ آتش میں تھوڑا سا دھواں رہنے دیا

تا حرم والے ہوں واقف سجدہ گاہِ عشق سے
میں نے ان کے در پہ سجدے کا نشاں رہنے دیا

دونوں عالم سے نہ جب اٹھی امانت عشق کی
میری خاطر تم نے یہ بارِ گراں رہنے دیا

تھا بہر خلوت حریفِ پردہ حسنِ خود نما
پھر بھی آخر اپنے جلووں کو نہاں رہنے دیا

برق کے شعلوں سے فصلِ گل میں جن کا ساز تھا
پھر انہیں شاخوں پہ ہم نے آشیاں رہنے دیا

کیوں نہ کہا ذکرِ دل ذکرِ وفا کے ساتھ الم
یہ فسانہ کیوں نہ زیبِ داستاں رہنے دیا

© rasailojaraid.com